انشورنس سے ملنے والی رقم سے حج کرنا

ریفرنس نمبر:Sar 7802 تاریخ:13-04-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ لائف انشورنس سے ملنے والی زائد رقم سے حج کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر حج کر لیا، تو کیا فرض ساقط ہو جائے گا یا دوبارہ کرنا فرض ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

لائف انشورنس میں ملنے والی زائد رقم سود ہے، اس لیے کہ انشورنس کمپنی بیمہ ہولڈر سے جن شرائط و اصول کے تحت رقم لیتی ہے، اس کی بناء پر اس رقم کی حیثیت فقط قرض کی ہوتی ہے، اس لیے پالیسی لینے والا شخص (قرض خواہ) اور انشورنس کمپنی (قرض دار) کی حیثیت رکھتے ہیں اور چونکہ شرعی اعتبار سے قرض پر معاہدے کے تحت کچھ زائد لینا، اگرچہ مقدار فکس نہ ہو، سود ہوتا ہے، جبکہ کمپنی اپنے پالیسی ہولڈر کو اس کی جمع شدہ رقم پر زائد رقم ادا کرنے کی پابند ہوتی ہے اور یہ سود ہے اور جو حج سودی رقم سے ادا کیا جائے وہ قبول نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ عزوجل پاک ہے اور وہ صرف پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے، البتہ اس سے فرض ساقط ہو جاتا ہے، دوبارہ پاک مال سے حج کرنا فرض نہیں ہوتا۔

چنانچہ سود کی تعریف کے بارے میں فقہ کی مشہور کتاب "ہدایہ" میں ہے: "الربا هو الفضل المستحق لأحد المتعاقدين في المعاوضة الخالي عن عوض شرط فيه" ترجمہ: سود عاقدین میں سے کسی ایک کے لیے معاوضہ میں ثابت ہونے والی وہ مشروط زیادتی ہے جو عوض سے خالی ہو۔

(ہدایہ اخرین، ج2، ص82، مطبوعہ لاہور)

سود کی حرمت کے بارے میں اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور اللہ تعالیٰ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو۔ (پارہ3، سورہ بقرہ، آیت 275)

قرض پر مشروط نفع کے سود ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:"کل قرض جر منفعة فهو ربا، رواه الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم "ترجمہ:ہروہ قرض جو نفع لے آئے وہ (نفع) سود ہے۔اسے حارث بن ابی اسامہ نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کیا۔

(کنز العمال، کتاب الدین والسلم، رقم الحدیث 15512،ج 6،ص 99، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

درمختار اور ردالمحتار میں ہے:"کل قرض جرنفعا حرام۔وفی الرد:ای کان مشروطا"ترجمہ: ہر قرض جو نفع لے آئے وہ حرام ہے، اور ردالمحتار میں ہے: یعنی جب وہ نفع مشروط ہو۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، ج 7،ص 395، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:"قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: أیها الناس! إن اللہ طیب لا یقبل إلا طیبا "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الزکوۃ، ج 02،ص 703، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اور سودی رقم سے کیے جانے والے حج کے مردود ہونے کے بارے میں حدیث شریف میں ہے:"جومالِ حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب لبیک کہتا ہے، تو فرشتہ جواب دیتا ہے:"لالبیک ولاسعدیک وحجک مردود علیک حتی تردمافی یدیک "ترجمہ: نہ تیری حاضری قبول، نہ تیری خدمت قبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود، جب تک تو یہ حرام مال جو تیرے ہاتھوں میں ہے، واپس نہ دے۔

(ارشاد الساری لعلی قاری، باب المترقات، ص 323، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت)

ذمہ سے فرض ساقط ہونے کے بارے میں فتح القدیر میں ہے:"لایقبل الحج بالنفقة الحرام مع انه یسقط الفرض معها "ترجمہ: مالِ حرام سے کیا گیا حج قبول نہیں کیا جائے گا، باوجودیہ کہ ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے گا۔

(فتح القدیر، کتاب الحج، ج 05،ص 01، مطبوعہ بیروت، لبنان)

بحر الرائق اور ردالمحتار میں ہے: واللفظ للآخر:"لا یقبل بالنفقة الحرام کما ورد فی الحدیث مع انه

يسقط الفرض عنه معها ولا تنافي بين سقوطه وعدم قبوله، فلا يثاب لعدم القبول، ولا يعاقب عقاب تارک الحج "ترجمہ: مال حرام سے کیا گیا حج قبول نہیں کیا جائے گا، جیسا کہ حدیث میں ہے، لیکن مال حرام سے کیے گئے حج کے ساتھ بندے سے فرض ساقط ہو جائے گا اور فرض کے ساقط ہونے اور حج کے قبول نہ ہونے میں کوئی منافات نہیں ہے، حج کے مردود ہونے کی وجہ سے ثواب نہیں ملے گا اور فرض حج ترک کرنے کا گناہ نہیں ملے گا۔

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج02، ص456، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: "سود کے روپیہ سے جو کارِ نیک کیا جائے اس میں استحقاق ثواب نہیں..... اس روپے کو اس صَرف میں اٹھانا، جائز نہیں، ہاں فرضِ حج ذمہ سے ادا ہو جائے گا" فان القبول شئی آخر غیر سقوط الفرض و کان کمن صلی فی ارض مغصوبۃ "ترجمہ: کیونکہ کسی شے کا قبول ہونا اور فرض ساقط ہو جانا دونوں ایک نہیں، بلکہ الگ الگ چیزیں ہیں یعنی قبولیت شے اور چیز ہے اور سقوطِ فرض اور چیز، جیسا کہ کوئی شخص ناجائز مقبوضہ زمین پر نماز پڑھے، تو اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا، مگر نماز مقبول نہ ہو گی۔"

(فتاوی رضویہ، ج23، ص542، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــه

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

11 رمضان المبارک 1443ھ 13 اپریل 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے